(قسط نمبر ۱)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

احمد خان، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

مخطوطہ نمبر ۲۶ (داخلہ نمبر ۳۰۷۷)

- انواع الہمزۃ فی وقف حمزۃ وہشام (عربی)
- مصنف: مصطفیٰ الجیوۃ السندریسی الشافعی المتوفی بعد ۱۲۹۰ھ۔
- ورق ۲۸ تقطیع $\frac{4\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}}{3 \times 5\frac{1}{2}}$ ۱۵ سطری بخط نسخ بقدر ما یقرأ، عنوان سرخ، روشنائی سیاہ
ودودی، کاغذ دستی مصری جدید، تاریخ کتابت ۱۲۹۰ھ۔

قرآن مجید کی کتابت ایک خاص انداز پر ہوتی ہے یعنی جس انداز پر ابتدا میں مصحفِ عثمان کو لکھا گیا تھا۔ اس تنیس جگہ ایسے الف آتے ہیں جو لکھے تو جاتے ہیں مگر پڑھے نہیں جا سکتے۔ موجودہ دور کے قاریوں میں یہ لفات الزائدہ کے نام سے معروف ہے۔ لبعض مطابع ان الفات زائدہ کی فہرست بھی مصحف کے ساتھ آخر میں چھاپ تے ہیں۔ اسی طرح اَلف متحرک جسے عربی میں ھمزۃ کہتے ہیں، علم تجوید میں اس کی آوازوں کا بھی ایک مقرر طریقہ ے۔ جب ایسا ہمزہ لفظ کے درمیان میں ہو یا حرف حلقی کے بعد واقع ہوا ہو یا حرف مدّ سے پہلے ہو تو اس کی ازیں مختلف ہوتی ہیں۔ تیسری صدی کے دو مشہور قاری حمزۃ اور ھشام نے خاص توجہ کے ساتھ اس ہمزہ کی یدوں کو منضبط کر دیا تھا۔ ان کے بعد کے قرار کے لئے ان آوازوں کا ادا کرنا بڑی توجہ کا محتاج رہا۔ اسی لئے فنِ ید میں وقف حمزہ اور ہشام کے یہ مسائل مشکل مسائل میں شمار ہوتے ہیں۔

مصر کے ایک قاری اَبوالحیاۃ مصطفیٰ السندریسی الشافعی نے مختلف ائمۃ تجوید کی کتابوں سے لے کر ان سائل کو بالاختصار ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اور پورے قرآن کریم میں ہمزہ کی آواز کے لئے ۶۲ مقامات اور طریق تعیین کی گئی ہے۔ اس کتاب کی ابتدا یوں ہوتی ہے:

اعلم ان مسائل وقف حمزہ وھشام لما كانت من أصعب علم القراءة، أردت ان

أبيتنها ملخصاً مافی کتب الأئمة الموثوق بهم تسهیلاً للطالبین وتیسیراً للراغبین۔

اور اختتام یوں ہے:

وقد نص الحمیری سبعة وعشرین وجهاً ولکن قال ابن الجزری لعدم الأخذ بقوله هاهنا تنبه۔ آه۔

ہمیں علم نہیں کہ اس کتاب کا کوئی دوسرا نسخہ کہیں موجود ہے اور جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب ابھی تک چھپی بھی نہیں ہے۔

○ **مخطوطہ ۲۷** (داخلہ نمبر ۳۷۷۳)

- ناظمة الزهر فی الأعداد واختلاف اهل البلاد۔
- أبو محمد قاسم بن فیرہ بن خلف الشاطبی الرعینی والأندلسی۔
- ورق ۴۴ حجم: $\frac{4\frac{1}{4} \times 6\frac{1}{4}}{2\frac{1}{4} \times 5\frac{1}{4}}$ ۱۵ سطری۔ روشنائی معمولی صمغ دودی، عنوان سرخی سے اور کاغذ دیسی تقریباً ساٹھ سال پرانا، کاتب کا نام ابوبکر الحداد ہے۔

کتاب کا صحیح نام: ناظمة الزهر فی عدد أیات السور ہے۔ یہ ایک طویل رائیہ قصیدہ ہے جس میں قرآن مجید کی ہر سورہ کی آیات کا شمار کیا گیا ہے۔ چونکہ سکون وسکتہ کی وجہ سے بعض قاریوں نے ایک آیت کو دو آیتیں بھی شمار کیا ہے۔ اس لئے حجازی، شامی، بصری اور کوفی قاریوں نے اعداد شمار میں اختلاف کیا ہے، اس اختلاف کو بھی ناظمة الزهر میں بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔

اس قصیدے کا پہلا شعر یہ ہے:

بدأت بحمد الله ناظمة الزهر　　لتجنی بعون الله عیناً من الزهر

اس قصیدے کے مصنف علم نحو، لغت اور علم قراءات کے مشہور امام تھے۔ یہ نابینا مقری اپنے زمانے ہی میں نہیں بلکہ اپنے بعد بھی علم تجوید کے امام الأئمة کا درجہ رکھتے تھے۔ یہ وہی ہیں جن کی حرز الأمانی اور عقیلة وغیرہ علم تجوید کی کتابیں ہیں۔

یہ قصیدہ کئی بار چھپ چکا ہے۔ یہ مخطوطہ بہت صاف اور اچھا لکھا ہوا ہے۔

ٹ مخطوطہ ۲۸ (داخلہ نمبر ۳۷۷۴)

- اِجازۃ الشیخ محمد بیومی بالقراءات العشر۔
- ورق ۱۹، حجم $\frac{6\frac{1}{2} \times 4\frac{3}{4}}{5\frac{1}{4} \times 2\frac{1}{2}}$ ۲۵ سطری. معمولی سیاہ روشنائی سے دیسی کاغذ پر لکھا ہوا

ہے۔ مسطر ڈوریوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ جدول سرخ رنگ کی روشنائی سے بنا ہوا ہے۔

اس مخطوطہ کا آغاز مندرجہ ذیل سرنامہ سے ہوتا ہے:

ھذہ إجازۃ الاستاذ الشیخ محمد بیومی بالقراءات العشر علی طریقی الشاطبیۃ والدرۃ من مجیزۃ المولی الفاضل الورع الکامل الراجی من اللہ العفو والمنن، الشیخ الجریسی حسن حفظہ اللہ، آمین۔

مصر کے قاری شیخ محمد بیومی کو اپنے استاد شیخ حسن بن محمد الجریسی الخلوتی والازہری سے قراراتِ عشر کا جو اجازت نامہ پہلی شعبان ۱۳۰۵ھ کو حاصل ہوا تھا۔ یہ اس اجازت نامے کا اصل نسخہ ہے۔ آخر میں شیخ حسن الجریسی کی مہر ثبت ہے۔ مہر میں ۱۲۷۸ھ کا سن کندہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ظاہر ہوا کہ شاید شیخ حسن الجریسی کو اپنے استاذ شیخ ابو عبداللہ المصری سے ۱۲۷۸ھ میں قرارات کی سند حاصل ہوئی تھی۔

بظاہر ظن غالب ہے کہ اس مخطوطے کی دوسری نقل کا وجود نہیں ہوگا اس لئے کہ عام طور پر اجازات قرارات کی نقلیں کم ہی لی جاتی ہیں۔

مخطوطے کے متن کی ابتدا یوں ہے:

الحمد للہ الذی جعل فی القرآن العظیم کنوز معانی دقائق حقائق العلوم وأعطی من اصطفاہ من خلقہ مفاتیحھا ....

قرارات کے مختلف واسطوں کے اساتذہ کا تسلسل کے ساتھ تذکرہ کر کے ان کی روایات کو آنحضورؐ تک پہنچایا ہے اور آخر میں لکھا ہے:

فھذہ الأسانید التی أدّت إلینا ھذہ الروایات روایۃً وتلاوۃ وغیر ذلک من الأسانید المذکورۃ فی العشر وأوصیہ بتقوی اللہ تعالی۔

(مسلسل)